کراماتِ بینات محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ

محبوبِ سبحانی شہبازِ لامکانی حضرت شیخ غوثِ اعظم جیلانی



گلدستۂ کرامات

مصنف

مورخِ اسلام حضرت علامہ مفتی

علامہ غلام سرور قریشی

لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

ولادت ۱۲۴۴ھ — ۱۸۳۷ء

وفات ۱۳۰۷ھ — ۱۸۹۰ء

مکتبہ اشرفیہ بازار مسجد مہاجرین مرید کے ضلع شیخوپورہ

کراماتِ منیات محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ
محبوبِ سبحانی شہبازِ لامکاں حضرت شیخ غوثِ اعظم جیلانی

گلدستہ کرامات

مصنف
مؤرخ اسلام حضرت علامہ
علامہ غلام سرور قریشی
لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

ولادت ۱۲۳۳ھ — ۱۸۳۷ء
وفات ۱۳۰۷ھ — ۱۸۹۰ء

مکتبہ شرفیہ بازار مسجد مہاجرین مریدکے ضلع شیخوپورہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب : **گلدستہ کرامات**

مصنف : حضرت مولانا مفتی غلام سرور لاہوری علیہ الرحمہ

بایمائے محبت : حضرت مولانا الحاج مفتی محمد محب اللہ نوری مدظلہ
شیخ الحدیث دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور شریف (اوکاڑہ)

نگران : مولانا محمد منشا تابش قصوری (مرید کے) لاہور

بتعاون خاص : استاذ القراء مولانا الحافظ القاری ذوالفقار احمد برسالوی مدظلہ

باہتمام : جناب محمود احمد حافظ قصوری، پروفیسر حافظ محمد مسعود اشرف قصوری ایم اے

پرنٹنگ، ڈیزائننگ، بائنڈنگ : شیخ عبدالوحید ہادی 0301-4735853

بار اول (پاکستان): ۱۴۳۲ھ / 2011ء

ملنے کا پتہ

مکتبہ اشرفیہ بازار مسجد مہاجرین۔ مرید کے ضلع شیخوپورہ

رابطہ موبائل نمبر : 0300-8002585, 0345-4680027

کر بدولت آن مخزن دولت اُنکو دولت عظمیٰ و خزانہ بے بہا درگاہ کبریا سے ملگیا وہ آنحضرت معدن برکت کو ہزار آرزو و منت بجانہ خوب تباشانہ اپنے گھر لیگیا اور ایک شہزادی بیکرایخی ہو آنحضرت کا نکاح کردیا اور آن جنابنے بعد نکاح منکوحۂ جدیدہ کو وہین چھوڑا اور خود تشریف فرمائے اشرف البلاد بغداد کی ہوئے اور بعد چند سال کے اُنکو طلب کرلیا اور لکھا ہو کہ آنحضرت سنہ چار سو اٹھاسی ہجری شہر عالیشان گیلان سے وارد بغداد کی ہوئے اور عمر شریف آپکی اُن دنون اٹھارہ برس کی تھی اور آنحضرت نے رونق افزائے شہر بغداد ہو کر اوّل قرآن شریف حفظ کیا اور تمام تعلیم دینی مصروف ہوئے اور بجناب ابو زکریا یحییٰ ابو الوفا علی بن عقیل و ابو الخطاب و ابو الغالب محمد بن حسن و ابو سعید محمد ابو الغنائم و ابو البرکات صبیح الدین مبارک و ابو نصیر و ابو عبد اللہ و طلحہ بن احمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سے تعلیم علم حدیث و فقہ وغیرہ حاصل فرمایا اور جب کمال عالیشان میں آپ تشنگی شیخ ہادی کا پاتے اُنکے پاس تشریف لیجا کر محظوظ الوقت ہوئے

غزل از مولف عفی عنہ

کردیا تُنے ولی فساق اور فجار کو — دو بخشا آپکے چشم اولوا الابصار کو
سنگ در تیرا ہے ہمسنگ جواہر بے بہا — ہے شرف تیرے دَر پہ بس تیری سگ دربار کو
جب برس جاوے کہیں ابر سخاوت آپکا — سبز کر دے سر بسر مثل گلستان خار کو
سیکڑوں مجرم ہوئے ہیں محرم درگاہ حق — رام کر ڈالا ہزارون زمرۂ کفار کو
کیا کمی ہو آپکے مخزن میں اے شاہ جہان — اب غنی کر دیجیے اس بے زر و نادار کو

مناقب بیحجاب و ہجامع بیان روایت شیخ عبد اللہ شامی قدس سرہ السامی تعریف محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی

جناب شیخ عبد اللہ شامی قدس اللہ سرہ السامی سے روایت ہو کہ شہر بغداد میں ایک ولی تھا صاحب ولایت و الٰہی کی قطب زمانہ کہ اپنے وقت میں ثانی اپنا نہ رکھتا تھا اور ہم تین شخص ہم عمر و ہم صحبت و ہم مکتب تھے ایک راوی اور دوسرے ایک شخص مسمیٰ بابن شقا اور تیسرے سیدنا و مولانا محبوب سبحانی ہم تینون کا یہ ارادہ ہوا کہ یکجا ہو کر بزیارت پُر برکت اُن حضرت کے جائیں اور اُنکے دیدار پُر انوار سے سعادت دارین پائیں چنانچہ اُن تینوں نے اثنائے راہ میں ابن شقا بولا کہ میں ایک مسئلہ اُنسے ایسا پوچھونگا کہ اُسکے جواب میں وہ لاجواب ہونگے راوی نے بھی یہ کہا کہ میں بھی ایک مسئلہ اُنسے پوچھونگا اور یقین ہو کہ وہ جواب باصواب دینگے جناب محی الدین

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی اُس وقت کچھ نہ بولے فقط اتنا فرمایا کہ ہمکو غرض سوال و جواب کچھ نہیں ہے فقط زیارت کا
مطلب ہے۔ جب ہم تینوں کس مقام دل آرام اُس ولی ذوالاکرام کے پہونچے تو اُنکو مکان پر موجود نہ پایا ناچار دو چار
ساعت وہیں بانتظار اُنکے ٹھہرے رہے ناگاہ حضرت اُسی مکان سے پیدا ہو گئے کچھ معلوم نہوا کہ کس طرف اور
کس راستے سے آئے ہیں ولی تو اُنھوں نے بطرف ابن سقا مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم مجھسے وہ مسئلہ پوچھنا چاہتے ہو کہ جس
میں لاجواب ہو جاؤں دیکھو تو مجھسے فلانے مسئلہ پوچھنے کا ارادہ رکھتا تھا اور اُسکا یہ جواب باصواب ہے بعد ازاں مجھ
راوی کی طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ تم فلانے مسئلے میں مجھسے پوچھنا چاہتے تھے اور اُسکا یہ بیان مفصل ہے پھر
بطرف محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی متوجہ ہو کر فرمایا کہ ابن سقا نے مجھسے بے ادبی کی اُسکے بدن میں ایسی آگ بے ادبی کی لگیگی کہ
جل جائیگا بلکہ احاطۂ دین اسلام سے نکل جائیگا اور عبدالقادر شاہی کی دولت دنیا اسقدر بکثرت ملیگی کہ وہ کان اور ناک
تک مستغرق ہوگا اور تجھے یا عبدالقادر بیرادب رکھا خدا اور رسول خدا کو خوش کیا اللہ تجھکو خوش کریگا اور میں دیکھتا
ہوں کہ شہر بغداد میں تو منبر پر بیٹھا ہے اور کہتا ہے کہ قدمی ہذہ علی رقاب جمیع اولیاء اللہ تعالے
یہ بات مطلع کرامات وہ عالی ذات کہکر غائب ہو گیا کہ پھر کسی نے اُنکو نہ دیکھا چنانچہ تاثیر اس کلام کرامت التیام سے
ابن سقا تو روم میں جا کر ایک عورت دختر ترسا پر عاشق ہو گیا اور اُسکے عشق میں کافر ہو کر مر گیا اور مجھ راوی کو
اسقدر دولت دنیا حاصل ہوئی کہ بیشمار اور ان گنت تھی اور جناب شیخ عبدالقادر جیلانی بانکہ رفعت اس حسب
والا مراتب علیا کو پہونچے کہ آپنے منبر مبارک پر فرمایا قدمی ہذہ علی رقاب جمیع اولیاء اللہ تعالی اور جناب
شیخ احمد مغربی ملقب بلقب گنج بخش کبیر نے کتاب رسالہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ اکثر اوقات جناب غوث الارض والسموات
مظہر نور کرامات والا درجات محبوب سبحانی قدس اللہ سرہ السامی اپنی نسبت یہ شعر زبان گوہر افشان سے فرمایا کرتے تھے شعر

افلت شموس الاولین وشمسنا	ابدا علی افق العلی لا تغرب

یعنے غروب ہو گئے آفتاب اولیاء اولین کے اور آفتاب الینکا ہمیشہ بلندی چرخ عالی کے ایسا کہ نہیں غروب ہوگا

غزل از مؤلف عفی عنہ

جناب پیر محی الدین کہ ہیں پیارے پیمبر کے	حسن کے نور دیدہ اور جگر پارے ہیں حیدر کے
وہی زور غریبان ہیں نصیب بیکسان ہیں	وہی بیکس کے ہیں یاور وہی بیکس کے ہیں بے پر کے